انٹرویو:

کفیل بخاری، احمد معاویہ

رئیس شعبہ دعوت و ارشاد دولت اسلامی افغانستان
قاضی عبدالقادر امامی سے ایک گفتگو

قاضی عبدالقادر امامی دولت اسلامی افغانستان کے شعبہ دعوت و ارشاد کے رئیس ہیں۔ ۱۹ جولائی کو کابل میں پاکستانی صحافیوں کے ایک وفد کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب میں انہوں نے جو تقریر فرمائی وہ موجودہ حالات کے تناظر میں خاصے کی چیز ہے۔ تقریر کے اختتام پر اُن سے مختلف سوالات کئے گئے اور انہوں نے تفصیلی جوابات سے نوازا۔ جناب امامی اس لحاظ سے ربانی حکومت میں نہایت اہم شخصیت ہیں کہ وہ گلبدین حکمت یار کی حزب اسلامی کے بانی رکن ہیں۔ مگر اُن سے اختلاف کر کے ربانی حکومت میں شامل ہوئے۔ ذیل میں اُن کی تقریر اور سوالات کے جوابات من وعن نقل کئے جا رہے ہیں۔ (مدیر)

محترم پاکستانی صحافی بھائیو!

استعمار یہ جانتا ہے کہ اگر افغانستان کی اسلامی حکومت قوی ہوگئی تو تمام مسلمان ممالک کیلئے افغانستان ایک مثالی حیثیت اختیار کر لے گا لہذا انہوں نے یہ جانتے ہوئے یہاں سازشیں کیں۔ اور اپنے ایجنٹوں کے ذریعے ہمیں لایعنی جنگوں میں مصروف کر دیا۔

ہماری یہ خواہش دوران جہاد بھی تھی اور اب بھی ہے کہ ہماری ساری توانائیاں اور طاقت کے سیاسی و دینی مفادات کی تقویت پر صرف ہوں۔ امریکی، روسی اور دیگر یورپی استعمار نے شعوری طور پر ہمارے استحکام کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کیں۔ تاکہ ہم اپنے بھائیوں سے تعاون نہ کر سکیں جو اسوقت مختلف خطوں میں کفار و مشرکین کے خلاف مصروف جہاد ہیں...... افغانستان کی موجودہ خانہ جنگی میں داخلی وجوہات کے ساتھ ساتھ زیادہ حصہ انہی بین الاقوامی سازشوں کا ہے۔

مشرق و مغرب کے استعمار، افغانستان میں ابھی تک موجود کمیونسٹ اور کچھ ہمارے اپنے افغانیوں میں موجود ناعاقبت اندیش اور لالچی لوگ اس کے ذمہ دار ہیں۔ ہم نے تو صرف اللہ تعالیٰ کی نصرت پر بھروسہ کیا اور جیسا کہ قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے۔

ولاتھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین"

اور نہ تم پریشان ہو اور نہ غمگین اور نہ بزدلی دکھاؤ۔

ہماری خواہش کہ ہماری ساری توانائیاں امتِ مُسلمہ کیے دینی مفاد کی تقویت پر صرف ہوں

اسی طرح اور کئی جگہوں میں اللہ تعالیٰ نے فتح و نصرت اور کامیابی کا وعدہ فرمایا ہے۔ افغانیوں نے روسی استعمار کے خلاف انہی وعدوں کو سامنے رکھ کر جہاد کیا اور دنیا کی مثالی کامیابی حاصل کی۔
اب بھی ہم مسلمان ہونے کے ناطے اللہ کے ان وعدوں پر یقین رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح ہمیں جہاد میں کامیابی عطا فرمائی اسی طرح ان سازشی عناصر کے خلاف بھی کامیابی عطا فرمائیگا۔ اس مشکل صورت حال سے ہمیں نجات دے گا۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ حق اور سچ ہے۔ انشاء اللہ یہاں خلافت اسلامیہ قائم ہوگی۔ جو مسلم دنیا میں اسلام کی تقویت اور امت کی وحدت کا سبب بنے گی۔
کشمیری بھائیوں سے خاص طور پر گزارش کرتا ہوں کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔ اور اپنے جہادی اقدامات کو جاری رکھیں۔ ہم پر یا کسی اور مسلمان ملک پر کلی طور پر بھروسہ نہ کریں صرف اور صرف اللہ پر ہی بھروسہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح اور مسلمانوں کی مدد فرمائی ہے۔ ایسے ہی آپ کی بھی مدد فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ اور انکے اصحاب کو مشکلات کے بھنور سے نکال کر کامیابی عطا فرمائی تو امت

افغانستان کی موجودہ خانہ جنگی میں بین الاقوامی سازشوں کا حصہ ہے

محمدیہ کو بھی ضرور کامرانی سے نوازے گا۔
چونکہ ہم نے دوران جہاد خود اس بات کا تجربہ و مشاہدہ کیا ہے اس لئے میں اسے خاص طور پر کہہ رہا ہوں۔ ہم نے کسی مسلمان پر تکیہ نہیں کیا۔ اپنی شکست و فتح کا انحصار کسی انسان پر نہیں کیا اور نہ ہی اپنی چشم امید کو ان کی طرف اٹھایا۔ استعمار کی یہ خاصیت ہے کہ وہ مادیت کے ذریعے مسلمانوں کو مغلوب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ مسلمان کے اعتقاد کو ختم کر کے اس کی نظر مادی ترقی کی طرف لگا دیتا ہے۔ جس وقت مادیت کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں پیدا ہوتی ہے۔ تو ان میں اختلاف و انتشار پیدا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب دولت آتی ہے تو بھائی بھائی میں اور دوست دوست میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دین کی خاصیت یہ ہے کہ وہ مشرق و مغرب کے انسانوں کو آپس میں ملا دیتا ہے۔ جیسا کہ اوس و خزرج جو باہم دشمن تھے دین کی نسبت سے آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ اسی طرح دیگر قبائل عرب جن کی صدیوں دشمنیاں چلتی تھیں یک جان ہو گئے۔ اور اگر اللہ کے علاوہ کسی اور چیز کی محبت دل میں پیدا ہو گی تو ایسے ہی دشمنی پیدا ہو گی جیسے آپ کو افغانستان میں مختلف گروپوں کے درمیان نظر آتی ہے۔
خدانخواستہ جیسے یہاں بعض جاہ طلب لیڈروں کی وجہ سے آپس میں دشمنیاں ہیں ایسی ہی آزادی کے

بعد کشمیر میں بھی شروع ہو جائیں۔ یہ اسوقت ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ سے رابطہ منقطع ہو جائے اور ماسوا اللہ پر اعتماد قائم ہو جائے۔ آپ اگر ہماری مشکلات کو جاننا چاہیں تو اس کی ایک ہی وجہ آپ کو نظر آئے گی کہ اللہ تعالیٰ کیساتھ رابطہ کم ہو گیا اور ماسوا اللہ سے بڑھ گیا۔

ہم ایک اللہ کی غلامی سے نکلے تو کئی خداؤں کی غلامی کے اسیر ہو گئے، ہم نے اللہ کے اوامر کو چھوڑ دیا اور غیر اللہ کے اوامر کی متابعت کرنے والے بن گئے۔

افغانستان کے مسلمانوں کی شہادت کی اصل وجہ یہ ہے۔

ہم نے دورانِ جہاد صرف اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت پر بھروسہ کیا

جب ہم مسلمان کہلا کر غیر اللہ سے تعلق قائم کریں گے تو پھر اللہ کی سزا آئے گی۔ گھر ویران ہوں گے۔ بچے بوڑھے اور عورتیں بے گھر ہوں گی۔ لوگ آپس میں لڑیں گے آپ دیکھ لیں کہ وہ مجاہدین جو کل تک کفار و مشرکین اور ملحدین سے لڑ رہے تھے آج اپنے ہی بھائیوں کو قتل کر رہے ہیں۔

ہمارا وہ جہاد جس نے پوری کافر دنیا کو ہلا دیا اور مسلمانوں کو جگا دیا۔ جس نے آزادی و استقلال کا سبق دیا مسلمانوں میں اسلام خواہی کا جذبہ پیدا کیا۔ اور معنوی نظر سے ہم پورے جہان پر حاکم ہو گئے۔ آج وہ جہاد ساری دنیا میں بدنام کر دیا گیا ہے۔ کل جو لوگ مجاہدین کیلئے آنسو بہاتے تھے آج ان سے نفرت کرنے لگے۔ یہ سب کچھ استعمار کی سازشوں کا نتیجہ ہیں اور مسلمانوں میں مادیت پسند، خود پسند، اور جاہ طلب اور ان کے غیر اللہ کیساتھ روابط کی وجہ سے ہوا۔ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی جبین نیاز جھکا کر التجا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنا اور نبی کریم ﷺ کا مطیع و فرمانبردار بنائے اور ہمیں مشکلات سے نجات دے تاکہ ہم دنیا بھر کے جہادی لشکروں کی مدد کر سکیں اور ان کے شانہ بشانہ جہاد اسلامی میں حصہ لے سکیں۔ ہم اس کے فضل و کرم کے طالب ہیں اور اسی کی فتح و نصرت چاہتے ہیں۔

جناب عبدالقادر امامی نے اپنی تقریر کے بعد احباب کو سوالات کی اجازت دی تو ان سے افغانستان کے

حکمت یار افغانستان کا مسعود رجاوی ہے

حوالے سے مختلف سوالات کئے گئے۔ جن کے انہوں نے مفصل جوابات دیئے۔ ہم اسے من و عن ہدیہ قارئین کر رہے ہیں۔

نقیب: آپ کا یہاں کس جماعت کیساتھ تعلق ہے؟

امامی: حزب اسلامی کیساتھ میرا تعلق تھا اور ہے۔ میں حزب اسلامی کے بانیوں میں ہوں۔
نقیب: اس کا مطلب ہوا کہ آپ کا حکمت یار سے اختلاف ہے۔
امامی: ہاں پہلے بہت اچھے تعلقات تھے مگر اب وہ صورتحال نہیں۔
نقیب: اس کی کوئی خاص وجہ
امامی: اگر آپ میری تقریر پر غور فرمائیں تو ہر بات آپ پر واضح ہو جائیگی کہ میرے تعلقات اس کیساتھ اچھے کیوں نہیں۔
نقیب: موجودہ جنگ کی بنیاد اور وجہ کیا ہے، یہ کیسے ختم ہو سکتی ہے۔ اور امن کیسے بحال ہو سکتا ہے؟
امامی: میں سمجھتا ہوں کہ غیر اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری، حب جاہ و دولت اسکے بنیادی اسباب ہیں اور یہ جنگ اسی صورت میں ختم ہو سکتی ہے کہ جو لوگ غیر اللہ سے تعلق استوار کر چکے ہیں۔ وہ اسے چھوڑ دیں اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے

واعتصموا بحبل الله جميعا ولاتفرقو....... اور.......

انماالمؤمنون اخوة

کو مضبوطی سے پکڑیں۔ آپس میں بھائی بھائی بن جائیں۔ بیرونی طاقتوں کے اشاروں پر چلنا چھوڑ دیں تو امن

میں پاکستان اور افغانستان کے لوگوں کے درمیان کوئی فرق نہیں سمجھتا

قائم ہو جائے گا۔

اس جنگ کے ظاہری عوامل بھی ہیں....... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حب الدنياراس كل خطيئة

"دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے" جب انسان اپنا تعلق دنیا سے کر لیتا ہے تو اس سے ہر خطا صادر ہونے لگتی ہے۔ اس سے قتل، زنا، چوری، ڈاکہ زنی اور ظلم صادر ہوں گے۔ ظاہری طور پر کہا جا سکتا ہے طلب اقتدار نے یہ برے دن دکھائے۔ ایک شخص جب یہ خواہش کرتا ہے کہ چونکہ فلاں شخص صدر ہے تو میں ہر صورت میں وزیر اعظم بنوں گا۔ خواہش بری نہیں لیکن اسکی تکمیل کیلئے نہایت برے اور غلیظ طریقے اختیار کرے گا تو یقیناً جنگ ہو گی۔

اسلام میں ایمان کے دو مرحلے ہیں۔ احسان اور ایثار۔ احسان یہ ہے کہ انسان دوسرے انسان کیساتھ نیکی کرے۔ اور ایثار یہ ہے کہ انسان اپنے بھائی کے حق میں اپنے حصہ سے دستبردار ہو جائے۔

اس کی مثال ایسے ہے کہ صدر اسلام میں ایک غزوہ میں مجاہدین زخمی ہو گئے۔ تلواروں کے زخموں سے

حکمت یار نے کہا کہ "میں حسین کے برابر ہوں اور میرے مقابل شمر و زیاد ہیں"

خون جاری ہے، جانکنی کا عالم ہے، گرمی اپنی شدت پر ہے صحرا کی تپتی ریت ہے، اس حالت میں بھی اسلام نے ان کو یہاں تک پہنچا دیا ہے کہ جس حالت میں آدمی ایک گھونٹ پانی کے حصول کے لئے پوری دولت داؤ پر لگا دیتا ہے۔

ایک مجاہد پانی لیکر آیا تو اس نے کہا میرے ساتھ والے مجاہد کو پانی پلاؤ۔ وہ دوسرے کے پاس گیا تو اس مجاہد نے تیسرے کے پاس بھیج دیا۔ تیسرے کے پاس گیا تو وہ شہید ہو چکا تھا۔ واپس پلٹ کر دوسرے مجاہد کے پاس آیا تو وہ بھی شہید ہو چکا تھا۔ اس شہید کو چھوڑ کر پہلے کے پاس آیا تو وہ بھی شہید ہو چکا تھا۔ یہ ایثار ہے۔

ایثار یہ ہے کہ انسان اپنا حق دوسرے بھائی کیلئے چھوڑ دے۔ اور احسان یہ کہ اپنے بھائی کیساتھ نیکی کرے۔ احسان اسلام و ایمان کا مرتبہ اوّل ہے۔ اور ایثار ایمان و اسلام کی آخری درجہ کی ثموت ہے۔

ایثار یہ ہے کہ اگر تو وزیر اعظم ہے صدر نہیں جبکہ صدارت تیرا حق ہے تو تو اپنے بھائی کے حق میں دستبردار ہو جا۔

لیکن اس کے برعکس جارحیت کا ارتکاب کر کے اپنے ہی مسلمان بھائیوں کا خون بہایا جا رہا ہے۔ نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔

پاکستان اور افغانستان کے حق میں دو جماعتیں ظلم کر رہی ہیں افغانستان کے حق میں حکمت یار اور اسکی حزب اسلامی اور پاکستان کے حق میں آئی ایس آئی۔ میں حکمت یار سے سوال کرتا ہوں کہ دو سال ہو گئے ہیں

جماعت اسلامی نے ہمارے خلاف لڑنے کیلئے نوجوان بھیجے

اور وہ مسلسل کابل پر راکٹ پھینک رہے ہیں۔ آخر یہ اتنا اسلحہ کہاں سے آ رہا ہے۔ ہمارے پاس شواہد موجود ہیں کہ آئی ایس آئی حکمت یار کو اسلحہ دے رہی ہے۔ اور اس طرف حکومت ہے اسکے پاس تو اسلحہ کے ہر طرح کے ذخائر ہیں۔ یہاں حکومت فوجیوں کو بمشکل تنخواہ دیتی ہے جبکہ حکمت یار اپنے سپاہیوں کو ڈیڑھ ہزار سے پانچ ہزار تک پاکستانی روپے تنخواہ دیتا ہے۔ یہ کہاں سے آتا ہے یہ راشن وغیرہ کے علاوہ ہے۔ ایسا کوئی اور جماعت کیوں نہیں کر سکتی۔ مولوی محمدی نبی، مولوی یونس خالص کیوں اپنے افراد کو اتنی تنخواہ نہیں دے سکتے۔ مولوی حقانی اپنے مجاہدوں کو اسقدر تنخواہ کیوں نہیں دے سکتا۔

یہ سوال استاد ربانی نے نواز شریف اور شہزادہ ترکی فیصل سے بھی کیا تھا اور وہ پریشان ہو گئے تھے۔
میری پاکستان کی حکومت اور تمام دینی اور سیاسی جماعتوں سے اور پوری عوام سے درخواست ہے کہ وہ آئی ایس آئی کو قائل کریں کہ وہ جو دو ملتوں کے درمیان اخوت کا راشتہ پیدا ہوا تھا ختم کرنے کی کوشش نہ کرے۔

میں جب کمیونسٹوں کی قید سے رہا ہوا تو افغانستان سے ایران گیا میں سجدہ شکر بجا لایا کہ میں ایک آزاد اور اسلامی ملک میں داخل ہو گیا ہوں یہ میرا پہلا احساس تھا۔ تب ایران عراق جنگ جاری تھی اور میرا خیال تھا کہ جب بھی موقع ملا ایران کی طرف سے عراق کے خلاف لڑوں گا۔ تا کہ اسلامی ملک کا دفاع ہو۔ لیکن جب میں نے ان کے اعمال دیکھے اور اخلاق کو پرکھا، ان کے عقائد و نظریات کا مطالعہ کیا تو پھر میرا یہ احساس نہ رہا۔ ایران اور ہمارے درمیان عقائد و نظریات، احساسات اور اعمال کا بنیادی فرق ہے۔
میں نے تیرہ سال پاکستان میں گزارے ہیں اور خدا گواہ ہے کہ میں پاکستان اور افغانستان کے لوگوں کے درمیان کسی قسم کا کوئی فرق نہیں سمجھتا۔ اور بھی جن لوگوں نے پاکستان میں مہاجرت کے دن گزارے ہیں۔ ان کا بھی یہی احساس تھا۔ لیکن اب آئی ایس آئی اور جماعت اسلامی کی مہربانیوں کی وجہ سے صورت حال مختلف ہے۔ آپ کابل کے بازاروں میں جائیں اور پاکستان کا نام لیں تو آپ لوگوں کے تاثرات منفی پائیں گے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس نے ہمارے گھروں اور بازاروں کو پھر سے اجاڑ دیا ہے۔ آئی ایس آئی حکمت یار کو امداد دے کر افغانستان کیساتھ برائی نہیں کر رہی بلکہ پاکستان کے عوام اور پاکستان کے ماحول کیساتھ دشمنی کر رہی ہے۔ اس کی مصلحت و منفعت کیساتھ دشمنی کر رہی ہے۔ ہم انشاء اللہ بالآخر اس مشکل سے بھی نکل جائیں گے۔ خدارا آئی ایس آئی ان پاکیزہ احساسات کو ختم نہ کرے جو ہمارے دلوں میں پاکستان کے

قلعہ بالاحصار سے ہمیں برہنہ پھانسی شدہ عورتیں ملیں

بارے میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ نہ ہو کہ وہ اپنے دوستوں کو اپنا دشمن بنا لے۔
نقیب: مگر پاکستانی عوام تو آئی ایس آئی کا حصہ نہیں۔ کسی ایک تنظیم کی وجہ سے پوری قوم کو مورد الزام ٹھہرانا تو درست نہیں؟ آخر جہاد افغانستان میں پاکستانی قوم کا بہت بڑا حصہ ہے۔
امامی: چند آدمیوں کو تو سمجھایا جا سکتا ہے۔ کہ پاکستانی عوام ہماری دشمن نہیں مگر اتنے لاکھوں انسانوں کو کیسے سمجھایا جا سکتا ہے۔ اب یہاں ایک لڑائی میں چند پاکستانی نوجوان پکڑے گئے۔ انہوں نے ٹیلی ویژن پر بتایا کہ ہمیں یہاں جہاد کشمیر کی ٹریننگ کیلئے جماعت اسلامی نے بھیجا جبکہ یہاں ٹریننگ کے دوران ہی ہمیں حکومت کے خلاف کھڑا کر دیا گیا۔ اب یہاں کے عوام تو اس سے یہی تاثر لیں گے کہ پاکستانی عوام بھی افغانیوں کے خلاف ہے۔

حکمت یار افغانستان کا مسعود رجاوی ہے۔ جس طرح مسعود رجاوی نے اپنی غلط روش سے ایران میں اپنے مقام کو ختم کیا۔ اسی طرح حکمت یار نے ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں کہ اگر لوگوں سے رائے لی جائے وہ کسی ہندو سکھ کیلئے تو رائے دیں گے مگر حکمت یار کیلئے رائے نہیں دیں گے۔ حکومت اور عوام اسے ملک کا باغی قرار دے چکے ہیں۔

چونکہ میں حزب اسلامی میں پچیس سال تک رہا ہوں میں کسی بھی معاملہ میں استاذ ربانی کا دفاع نہیں کرتا۔ لیکن اتنی بات ہے کہ حکمت یار کے دوستم اور کارمل کو اپنے ساتھ ملالینے کے باوجود استاذ ربانی کی اب بھی یہ خواہش ہے کہ وہ حکمت یار سے مل بیٹھیں۔ اور جو وہ چاہتا ہے ان مسائل کو حل کر دیں۔ مگر استاذ ربانی کا کہنا ہے کہ میں یہ اسوقت کروں گا جب حکمت یار دوستم اور کارمل کو اپنے سے علیحدہ کرے گا۔ ہم کمیونسٹ ملیشیا کے خلاف جنگ کریں گے اور وہ جہاد ہو گا۔ مگر حکمت یار اس پر تیار نہیں ہے۔

دوستم اور کارمل اب حکمت یار کے دوست ہیں

یوم عاشورہ کو حکمت یار نے شیعوں کے امام باڑہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں حسینؓ کے برابر ہوں اور میرے مقابل شمر و زیاد ہیں۔

یہاں قلعہ بالاحصار ہے پہلے اس پر حکمت یار کے فوجیوں اور شیعوں کا قبضہ تھا۔ جب یہ قلعہ فتح کیا گیا بہت سے زیر زمین کمرے برآمد ہوئے جن میں عورتوں کو ننگا کر کے رکھا گیا تھا۔ ہمارے فوجیوں نے ان کو اپنے زائد کپڑے دیکر ان کا ستر ڈھانپا۔ اور کئی جگہوں پر پھانسی شدہ عورتیں ملیں جو ننگی تھیں۔ ان کو ننگا کرنے کے بعد جو کچھ کیا گیا وہ خود محسوس کرلیں۔ اب فرمائیے حکمت یار کے پاس اس بات کی کیا توجیہہ ہے۔

قاری رحمت اللہ جو حزب اسلامی میں تھے اور قندوز کے والی بھی۔ نہایت شریف اور ملنسار انسان ہیں۔ ان کے شہر پر شیعوں اور حزبیوں کا چند روز کیلئے قبضہ ہوا تو انہوں نے عورتوں لڑکوں اور بچوں کو بھی نہیں چھوڑا۔ انہیں قتل کیا۔ عورتوں کیساتھ زنا کیا۔ قاری رحمت اللہ صاحب نے وائرلیس پر حکمت یار کیساتھ رابطہ کیا تو اس نے جواب دیا کہ گزارہ کرو۔ یہ بات آن دی ریکارڈ ہے۔ اور ہمارے پاس مکمل کوائف اور تفصیل موجود ہے۔ اس بارے میں آپ کیا کہیں گے؟

نقیب: ہندوستان کے ساتھ آپ کے تعلقات کی گونج آجکل سنائی دے رہی ہے۔ اس بارے میں آپ کیا کہیں گے۔

می: جہاں تک دوستی کا تعلق ہے تو ہماری دوستی کسی کافر ملک کیساتھ نہیں ہے قرآن پاک میں حکم ہے کہ کفار کو اپنا دوست مت بناؤ۔ باقی ڈپلومیٹک روابط تو اسوقت ہمارے روس کیساتھ بھی ہیں جس سے ہم چودہ

پاکستان اور افغانستان کے حق میں حزبِ اسلامی اور آئی ایس آئی ظلم کر رہی ہیں

سال تک لڑتے رہے۔

یہاں گورونانک کے جنم دن پر سکھوں کا پروگرام تھا جس میں بھارتی قونصلیٹ بھی آیا۔ تو وزارت

دعوت و ارشاد کی طرف سے مجھے بھی جانا پڑا۔ وہاں پر انڈین قونصلیٹ نے بھی تقریر کی اور میں نے بھی۔ قونصلیٹ نے اپنی تقریر میں الزام لگایا کہ آپ نے ہمارے دھرم سالہ کو راکٹ سے تباہ کیا ہے۔ تو میں نے کہا کہ ہر طرف سے جو راکٹ آتے ہیں ان کا کوئی نشانہ نہیں ہوتا۔ وہ تو کسی جگہ بھی لگ سکتا ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ آپ نے اپنے ملک میں ہماری مسجد کو عمداً گرایا ہے۔ اور اس بات کا زخم کسی بھی مسلمان کے دل سے نہیں جائیگا۔ اس پر ہماری آپس میں تو تکار بھی ہو گئی۔ میں نے اس سے کہا مسجد شعائر اللہ میں سے ہے تم نے جان بوجھ کر اسے شہید کیا۔ حملہ آوروں کی سرپرستی کی یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں تھا۔ ایک طے شدہ پروگرام تھا۔ اس حادثہ پر ہمارے دل زخمی ہیں اور مسجد کی دوبارہ تعمیر کے بغیر ہمارے زخم مندمل نہ ہوں گے۔ میں نے کہا کہ اب تم ہمارے انتقام کا انتظار کرو۔

اس ایک بات سے ہی ہمارے تعلقات کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ دراصل افغانستان کیلئے بھارتی اسلحہ کی امداد کا پروپیگنڈہ کر کے ہمارے جہاد کو بدنام اور اس کے اثرات کو زائل کرنے کی سازش کی گئی ہے اس میں قطعاً صداقت نہیں۔

○

افتتاح

دفترِ مجلسِ احرارِ اسلام
لاہور

"العتیق"
سلطان احمد روڈ،
رحمان پورہ، اچھرہ
لاہور

۲۷/ستمبر ۱۹۹۴ء
بروز منگل،
بعد نمازِ مغرب

درسِ
قرآنِ کریم
ابن امیر شریعت
سید عطاء المحسن
بخاری مدظلہ

الداعی: میاں محمد اویس۔ ناظم مجلس احرار اسلام لاہور۔ فون نمبر 876620